S_1999_4_28_32

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1999 ایس یو پی پی 4 ایس سی آر

یونین آف انڈیا اور دیگران

بنام

سادھا سنگھ

25 اکتوبر 1999

کے۔ٹی۔تھامس اور ایم۔بی۔شاہ، جسٹسز

ضابطہ فوجداری، 1973: دفعات 5 اور 433 اے

آرمی ایکٹ، 1950: دفعات 69,177,179,179-190

عمر قید-قبل از وقت رہائی-ملزم-آئی پی سی کی دفعہ 302 اور آرمی ایکٹ کی دفعہ 69 کے تحت سزا-عمر قید-چودہ سال سے کم کی اصل قید-عدالت عالیہ کی طرف سے قبل از وقت رہائی کی ہدایت-جیل میں ملزم کے ذریعے کمائے گئے چار سال کی معافی کو مدنظر رکھا گیا-عدالت عظمیٰ کے سامنے ریاست کی طرف سے اپیل-منعقد، آرمی ایکٹ میں سی آر پی کی دفعہ 433 اے کی طرح کوئی مخصوص شق نہیں ہے۔ یا اس کے برعکس-دفعہ 433 اے کے تحت چودہ سال مکمل ہونے سے پہلے رہائی پر پابندی لاگو ہوگی-ملزم کو جیل میں کمائی گئی معافی کے علاوہ 14 سال قید کی سزا سنائی جائے گی۔

جواب دہندہ، جسے جنرل کورٹ مارشل نے آئی پی سی کی دفعہ 302 اور آرمی ایکٹ 1950 کی دفعہ 69 کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا تھا، کو عمر قید کی سزا سنائی گئی۔انہوں نے 14 سال تک حقیقی قید نہیں گزاری تھی۔تاہم، اس نے اپنی فوری رہائی کے لیے پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ میں تحریری درخواست دائر کی۔جیل میں اس کی طرف سے کمائے گئے چار سال کی معافی کو مدنظر رکھتے ہوئے، عدالت عالیہ نے اس کی فوری رہائی کی ہدایت کی۔یونین آف بھارت نے اس عدالت کے سامنے اپیل کو ترجیح دی۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد: موجودہ معاملے میں مدعا علیہ کو آرمی ایکٹ 1950 کی دفعہ 69 کے تحت قتلِ عمد کے جرم میں مجرم قرار دیا گیا تھا۔یہ سچ ہے کہ آرمی ایکٹ ایک خصوصی ایکٹ ہے جو دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ ایک خصوصی طریقہ کار کے ذریعے اس میں مذکور جرائم کی تحقیقات، مقدمے کی سماعت اور سزا فراہم کرتا ہے۔دفعہ

177 مرکزی حکومت کو جیلوں اور قیدیوں کے حوالے سے قواعد بنانے کا اختیار دیتی ہے۔ دفعات 177 اور 190 معافی، معافی اور سزا کی معطّلی فراہم کرتی ہیں۔ دفعہ 433 کی طرح یا اس کے برعکس کوئی مخصوص شق نہیں ہے۔ لہذا، دفعہ 433اے میدان میں کام کرے گی اور ایک قیدی، جو عمر قید کی سزا سے گزر رہا ہے اور کسی ایسے جرم کے لیے سزا یافتہ ہے جس کے لیے موت قانون کی طرف سے فراہم کردہ سزاؤں میں سے ایک ہے یا جہاں کسی شخص پر عائد سزائے موت کو دفعہ (1)433 کے تحت عمر قید میں تبدیل کر دیا گیا ہے، اسے جیل میں کمائی گئی معافی کے علاوہ کم از کم 14 سال قید کی سزا کاٹنی ہوگی۔ چونکہ مدعا علیہ نے اصل قید کے 14 سال مکمل نہیں کیے ہیں، اس لیے عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ حکم کو کالعدم قرار دے کر مسترد کر دیا جاتا ہے۔(31-D-E; 32-C)

ماروورام بنام یونین آف انڈیا اور دیگر (1981) 1 ایس سی آر 1196، پر انحصار کیا۔

اجیت کمار وغیرہ بنام یونین آف انڈیا (1987) ایس یو پی پی، ایس سی سی 493، ناقابل اطلاق قرار دیا گیا۔

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1999 کی فوجداری اپیل نمبر 1099۔

سی آر ایل ڈبلیو پی نمبر 1752 آف 1997 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 22.9.98 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے اشوک بھان اور اروند کمار شرما۔

رنجن مکھرجی، (اے سی) مدعا علیہ کی طرف سے۔

ریاست پنجاب کے لیے محترمہ روپندر کور واسو اور راجیو دتہ۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

شاہ جسٹس اجازت دی گئی

یہ اپیل مدعا علیہ کی طرف سے دائر 1997 کی فوجداری تحریری درخواست نمبر 1752 میں چندی گڑھ میں پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ 22.9.1998 کے فیصلے اور حکم کے خلاف دائر کی گئی ہے۔

جواب دہندہ کو عمر قید کی سزا سنائی گئی اور جنرل کورٹ مارشل نے اس جرم کے لیے دفعہ 302 آئی پی سی اور آرمی ایکٹ 1950 کی دفعہ 69 کے تحت مقدمہ چلانے کے بعد اسے ملازمت سے برخاست کر دیا۔ انہوں نے اس بنیاد پر قید سے فوری رہائی کے لیے عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن کو ترجیح دی کہ انہوں نے

14 سال سے زیادہ قید کی سزا گزاری ہے۔ عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچی کہ اجیت کمار وغیرہ بنام یونین آف انڈیا (1987) ضمیمہ ایس سی سی 493 کے فیصلے کے پیش نظر، مدعا علیہ جیل میں کمائی گئی معافی کا حقدار ہوگا اور اس طرح مدعا علیہ نے کل 15 سال 8 ماہ اور 29 دن قید کی مدت گزاری جو ظاہر ہے 14 سال سے تجاوز کر گئی۔ لہذا عدالت نے مدعا علیہ کو فوری طور پر رہا کرنے کی ہدایت کی۔ اس حکم کو یہ اپیل دائر کر کے چیلنج کیا گیا ہے۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ مدعا علیہ نے 14 سال تک حقیقی قید نہیں گزاری ہے۔ عدالت عالیہ کے سامنے، یہ تسلیم کیا گیا کہ مدعا علیہ نے 11 سال اور 1 ماہ حقیقی تحویل میں، 1 سال 7 ماہ اور 29 دن مقدمے سے پہلے کی تحویل میں گزارے تھے اور جیل میں 4 سال کی معافی حاصل کی تھی۔ لہذا، یہ پیش کیا جاتا ہے کہ عدالت عالیہ کی طرف سے منظور کیا گیا حکم، اس بنام باوجود، دفعہ 433اے Cr.P.C کی دفعات اور اس عدالت کی طرف سے دی گئی اس کی تشریح ماروورام بنام یونین آف انڈیا اور دیگر (1981) 1 ایس۔سی۔آر۔1196 معاملے کے خلاف ہے۔

ماروورام کے معاملے (سپرا) میں اس عدالت کی ایک آئینی بنچ نے فیصلہ دیا کہ دفعہ 433اے، عمر قید کی سزا کو کم کرنے یا معاف کرنے والے دیگر تمام قوانین کو نظر انداز کرتی ہے اور یہ حکم دیتی ہے کہ مجرم کو کم از کم 14 سال کی اصل قید کی سزا سنائی جانی چاہیے جہاں کسی جرم کے لیے عمر قید کی سزا عائد کی جاتی ہے جس کے لیے موت قانون کے ذریعہ فراہم کردہ سزاؤں میں سے ایک ہے اور جب سزا عمر قید کی ہو تو معافی کا کوئی حق نہیں ہے۔ عدالت نے اس بات کا بھی اعادہ کیا کہ عمر قید آخری سانس تک رہتی ہے اور جو بھی معافی حاصل کی جائے، قیدی صرف اس صورت میں رہائی کا دعوی کر سکتا ہے جب باقی سزا حکومت معاف کر دے۔ عدالت نے اس دلیل کو مزید مسترد کر دیا کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 5 تمام معافیوں، مختصر سزا کی اسکیموں کو خصوصی اور مقامی قوانین کے طور پر محفوظ رکھتی ہے اور اس لیے انہیں دفعہ 433اے سمیت ضابطے پر غالب ہونا چاہیے۔ اس مقصد کے لیے، دفعہ 5 کا حوالہ دیا گیا تھا جو کہ درج ذیل ہے:

"اس ضابطے میں موجود کوئی بھی چیز، اس کے برعکس کسی مخصوص شق کی عدم موجودگی میں، فی الحال نافذ کسی خاص یا مقامی قانون، یا کسی خاص دائرہ اختیار یا اختیار کو، یا کسی دوسرے قانون کے ذریعہ مقرر کردہ کسی خاص طریقہ کار کو متاثر نہیں کرے گی۔

عدالت نے مشاہدہ کیا کہ وسیع پیمانے پر، مذکورہ دفعہ تین اجزاء پر مشتمل ہے (i) ضابطہ اخلاق عام طور پر اس کے زیر احاطہ معاملات کو کنٹرول کرتا ہے؛ (ii) اگر کوئی خاص یا مقامی قانون موجود ہے جو کسی خاص

علاقے کا احاطہ کرتا ہے، تو ایسا قانون محفوظ رہے گا اور ضابطہ اخلاق توضیعات پر غالب رہے گا (مختلف ریاستوں کے ذریعے جاری کردہ مختصر سزا کے اقدامات اور معافی کی اسکیمیں خصوصی اور مقامی قوانین ہیں)؛ اور (iii) اگر اس کے برعکس کوئی مخصوص شق ہے، تو وہ خصوصی یا مقامی قانون پر غالب رہے گا۔ فریقین کی طرف سے پیش کردہ عرضیوں اور فیصلوں پر غور کرنے کے بعد عدالت نے اس طرح فیصلہ دیا:-

" مجموع ضابطہ فوجداری ایک عمومی ضابطہ ہے۔ معافی کے قواعد خصوصی قوانین ہیں لیکن توضیعات 433اے ایک مخصوص، واضح، قطعی دفعات ہیں جو کسی خاص صورتحال یا تنگ طبقے کے مقدمات سے نمٹتی ہیں، جیسا کہ توضیعات 432 کے تحت آنے والے عام مقدمات سے مختلف ہے۔ توضیعات 433اے قید کے مقدمات میں سے ایک مخصوص طبقے کے عمر قید کے مقدمات کا انتخاب کرتی ہے اور اس کی وضاحت کو ایک مخصوص سلوک کے تابع کرتی ہے۔ اس کے بعد توضیعات 433اے کسی خاص یا مقامی قانون کو ترجیح دیتے ہوئے لاگو ہوتی ہے کیونکہ توضیعات 5 واضح طور پر اعلان کرتی ہے کہ مخصوص دفعات، اگر کوئی ہوں، اس کے برعکس کسی خاص یا مقامی قانون پر غالب ہوں گی۔ ہم نے یہ بات واضح کرنے کے لیے کافی کہا ہے کہ 'مخصوص' کافی مخصوص ہے اور اگرچہ 'خاص' سے 'مخصوص' قریب قریب ہے اور 'پتلی تقسیم ان کی حدود کو تقسیم کرتی ہے تو دونوں مختلف ہیں، دفعہ 433اے دفعہ 5 کو خارج کرنے سے بچ جاتی ہے۔

موجودہ معاملے میں مدعا علیہ کو آرمی ایکٹ 1950 کی دفعہ 69 کے تحت قتلِ عمد کے جرم میں مجرم قرار دیا گیا تھا۔ یہ سچ ہے کہ آرمی ایکٹ ایک خصوصی ایکٹ ہے جو دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ ایک خصوصی طریقہ کار کے ذریعے اس میں مذکور جرائم کی تحقیقات، مقدمے کی سماعت اور سزا فراہم کرتا ہے۔ دفعہ 177 مرکزی حکومت کو جیلوں اور قیدیوں کے حوالے سے قواعد بنانے کا اختیار دیتی ہے۔ دفعات 179 سے 190 معافی، معافی اور سزا کی معطلی فراہم کرتی ہے۔ دفعہ 433اے کی طرح یا اس کے برعکس کوئی مخصوص شق نہیں ہے۔ لہذا، دفعہ 433اے میدان میں کام کرے گی اور ایک قیدی، جو عمر قید کی سزا سے گزر رہا ہے اور کسی ایسے جرم کے لیے سزا یافتہ ہے جس کے لیے موت قانون کی طرف سے فراہم کردہ سزاؤں میں سے ایک ہے یا جہاں کسی شخص پر عائد سزائے موت کو دفعہ (1)433 کے تحت عمر قید میں تبدیل کر دیا گیا ہے، اسے جیل میں کمائی گئی معافی کے علاوہ کم از کم 14 سال قید کی سزا کاٹنی ہوگی۔

تاہم، مدعا علیہ کے وکیل نے پیش کیا کہ اجیت کمار (سپرا) کے معاملے میں، اس عدالت نے اسی طرح کے سوال پر غور کیا اور فیصلہ دیا کہ وہ قیدی، جنہیں آرمی ایکٹ کے تحت جنرل کورٹ مارشل نے مجرم قرار دیا ہے اور سزا سنائی ہے اور جنہیں سول جیل میں رکھا گیا ہے، وہ دفعہ Cr.P.C428 کے تحت فراہم کردہ

سیٹ آف کے فائدے کے حقدار نہیں ہیں۔ اس معاملے میں، اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ آرمی ایکٹ توضیعات کے پیش نظر، جو اس میں شامل افراد، قیدیوں، جن کو جنرل کورٹ مارشل کے ذریعے سزا سنائی گئی ہے، کے مقدمے کی سماعت کے وسیع طریقہ کار پر مشتمل ایک خصوصی قانون ہے۔ آرمی ایکٹ کے تحت کوڈ کی دفعہ 428 کے تحت سیٹ آف کا فائدہ حاصل کرنے کے حقدار نہیں ہیں۔ مذکورہ معاملے میں، عدالت نے آرمی ایکٹ کی دفعہ 167 پر غور کیا، جس میں کہا گیا ہے کہ کورٹ مارشل کی طرف سے عائد سزا کی مدت اس دن شروع ہونے کے لیے شمار کی جائے گی جس دن اصل کارروائی پر صدر نشین افسر یا کورٹ مارشل رکھنے والے افسر نے دستخط کیے تھے۔ اس مخصوص شق کے پیش نظر عدالت نے فیصلہ دیا کہ آرمی ایکٹ توضیعات کے تحت سزا یافتہ شخص دفعہ 428 کے فائدے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ ہمارے خیال میں، مذکورہ فیصلے کا دفعہ 433 اے Cr.P.C کے اطلاق پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، کیونکہ آرمی ایکٹ میں اسی علاقے کا احاطہ کرنے والی کوئی مخصوص یا متضاد شق نہیں ہے۔ دفعہ 433اے، ایک خصوصی شق ہے جو تمام مجرموں پر لاگو ہوتی ہے، جو اس کے تحت فراہم کردہ عمر قید سے گزر رہے ہیں۔ ایسے مجرموں کے لیے، یہ اصل قید کے 14 سال سے کم کی سزا کو کم کرنے کے لیے پابندی عائد کرتا ہے۔ ہم یہ بھی ذکر کریں گے کہ اجیت کمار (سپرا) میں فیصلے کے بعد، آرمی ایکٹ میں ترمیم کی گئی ہے (1992 کے ایکٹ نمبر 37 کے ذریعے) اور دفعہ 169 اے شامل کیا گیا ہے، جو مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 428 سے ملتا جلتا ہے۔

مذکورہ بالا کے پیش نظر، چونکہ مدعا علیہ نے اصل قید کے 14 سال مکمل نہیں کیے ہیں، اس لیے عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ حکم کو کالعدم قرار دے کر مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اسی کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔

ٹی۔این۔اے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔